بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ، ۷ احسان ۱۳۴۹ ہش ، ۷ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۶ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف گزشتہ کئی روز سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

• راولپنڈی ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حالت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن فرق بہت آہستہ آہستہ پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین ؛

• ربوہ ۶ احسان ۔ کل محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں سورہ بقرہ کی آیات ۲۶۸ تا ۲۷۲ (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ ۔۔۔۔۔۔ الخ) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے علی الخصوص شفقت علیٰ خلق اللہ کے قرآنی حکم کو واضح کرکے غرباء اور مساکین کی ضرورتوں کا خیال رکھنے اور اپنے اموال میں سے ان کا حق پورے تعہد کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کے بموجب امسال بھی ربوہ میں مستحقین کو جماعتی انتظام کے تحت مفت گندم مہیا کی جائے گی۔ آپ نے احباب کو حصولِ ثواب کی نیت سے دل کھول کر اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

⁂

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دُنیا میں پھیلے گی

اگر اس کے پھیلانے والے اَور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟

"تم رُوحانی قویٰ میں ورزش کرکے روحانی پہلوان یعنی صادق مومن بنو۔ جو شخص اپنا نشوونما نہیں کرتا وہ تو اپنے کنبہ کو بھی درست نہیں کر سکتا۔ پس قوتِ روحانی پیدا کرو۔ دیکھو نبی، رسول سب ایک ایک ہو کر ہی آئے ہیں مگر وہ صادق اور جاذب تھے۔ مال کی غریبی اور کمزوری جُدا چیز ہے روحانی قوت ہونی چاہیئے۔ ہاں کشش میں بھی وہی سعادت مند ہوتے ہیں جن کو کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا ہے۔ اگر خوب گرم ہے تو سَو گاڑی بھی لے جاوے گا۔ پس گرم اور پُرتاثیر مومن بنو۔ اس ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دُنیا میں پھیلے گی۔ پھر اگر طاقت والے اور اس کے پھیلانے والے اَور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟

اب سوال یہ ہوگا کہ طاقت کس طرح پیدا ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صادق اور پکا بندہ بن جاوے تاکہ کسی زلزلہ سے برگشتہ اور مُنہ پھیرنے والا نہ ہو۔۔۔۔ پس خدا تعالیٰ کے خاص بندوں اور غیروں میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ قوتِ ایمانی اور استقامت ایسی ہو کہ کسی رکاوٹِ شدید سے باز نہ رہے۔ اس صفت سے جس کو جتنا حصّہ ملا ہے اتنا ہی وہ برکت کا موجب ہوگا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تبدیلی کے واسطے تین باتیں یاد رکھو :-

(۱) نفسِ امّارہ کے مقابل پر تدابیر اور جدّ و جہد سے کام لو۔

(۲) دعاؤں سے کام لو۔

(۳) سُست اور کاہل نہ بنو اور تھکو نہیں "

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳)

محترمہ صاحبزادی سیّدہ امۃ الحلیم بیگم سلمہا کی صحتیابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے چند روز قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی محترمہ سیّدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا (جو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی بہو ہیں) یک دم بلڈ پریشر گرنے سے بیہوش ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر بیہوشی کا دورہ پڑا اور تشنج کی کیفیت ہوئی۔ علاج ہو رہا ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترمہ صاحبزادی صاحبہ سلمہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو رحمتوں، فضلوں اور برکتوں والی دراز سے دراز تر عمر عطا کرے اور ہمیشہ ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین اللّٰھم آمین ؛

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر احسان ۱۳۴۹ ہش

اتحاد بین المسلمین

اس اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم مولانا عزیز صاحب زبیدی کا ایک مضمون نقل کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے نہایت وضاحت سے بتایا ہے کہ اسلامی حکومت کسی فرقہ کی فقہ کے مطابق نہیں ہونی چاہیئے اور نہ کوئی ایسی کتاب مدوّن ہونی چاہیئے جس میں متن تو ایک خاص فرقہ کا ہو مگر دوسرے فرقوں کے استثنائی خیالات کو ضمناً جوڑ دیا جاوے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام جو فرقہ بندی سے بالا ہے اس میں فرقہ پرستی ایک مستقل صورت اختیار کر لے گی اور اسلام فرقوں میں تقسیم ہو کر ایک ایسی چیز بن جائے گا جس میں کبھی متحدہ صورت پیدا نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

"اسلامی حکومت کے بجائے جب سے فرقوں کی حکومتیں قائم ہوئی ہیں اس تاریخ سے لے کر اب تک "ملّتِ اسلامیہ" نے کوئی ترقی نہیں کی، جتنی کی ہے ترقی معکوس کی ہے پھیلی نہیں، سمٹی ہے۔ نیک نام نہیں ہوئی، بدنام ہوئی ہے۔ کیونکہ شخصی افکار میں بڑی بڑی خامیاں ہوتی ہیں جن کو فرقہ بندی کے چسکہ نے حرزِ جاں بنا کر رکھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی ان کمزوریوں کی وجہ سے مفت میں اسلام بدنام ہو گیا۔ حالانکہ قصور لوگوں کا تھا اسلام کا نہیں تھا۔" (الاعتصام ۵/۱۰ ص۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیرالیون افریقہ میں مسلم کانگرس کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہم مسلمان باوجود اختلافات کے ایک ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارا نقطۂ مرکزی ایک ہے۔ ہم ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں، ہمارا قرآن ایک ہے، ہماری مکمل ترین شریعت ایک ہے، ہمارے آقا اور سردار حضرت خاتم الانبیاء ختم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہیں۔ اگرچہ معنوں (Inserpretation) میں اختلاف ہے لیکن آپ کو مانتے سب خاتم النبیین ہیں۔ اگر ہم اپنے فروعی اختلافات کو بھول سکیں اور خدائے واحد اور محمد رسول اللہؐ کے دین کی خاطر متحد ہو جائیں تو اسلام کی فتح کا دن بہت قریب آ جائے گا۔" (الفضل ۶/۲ ص۳)

الاعتصام کے فاضل مضمون نگار نے ٹھیک کہا ہے کہ اگر پاکستان میں اسلامی قانون کسی خاص فرقہ کی فقہ کے مطابق بنایا گیا اور دوسرے فرقوں کے خیالات کی استثنائی باتیں شامل کر دی گئیں تو یہ قانون اسلامی قانون نہیں ہوگا بلکہ ایسا قانون اس خاص فرقہ کا قانون ہوگا۔ اس طرح جو موقعہ اسلامی قانون کے نفاذ کا ہم کو ملا ہے وہ ضائع ہو جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک دستور اسلامی کی تدوین میں "فرقہ وارانہ" افکار کو اساس قرار دینا اسلامی دستور کی ایک گمراہ کن اور غیر علمی تعبیر ہے جس کی ایک باخدا بندہ اور ملّتِ اسلامیہ کے ایک بہی خواہ سے توقع نہیں کی جا سکتی۔

ملک کے لئے اسلامی دستور کی تدوین کی غرض ہی یہ ہے کہ مسلمان ایک کلمۂ جامعہ کے پابند رہیں۔ اگر آپ خود ہی تفریق کے لئے کئی شقیں پیدا کر دیتے ہیں تو پھر اسلامی دستور سے کیا فائدہ۔

آج سے بہت پہلے ہم ان فرقہ وارانہ حکومتوں اور ان کے دساتیر کا تجربہ کر چکے ہیں اب اس کے تجربہ کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ جہاں جہاں مختلف علاقوں میں مختلف فرقوں کے شخصی دستور نافذ رہے ہیں وہاں وہاں اسلام کے بجائے ان کا ہی بول بالا ہوا ہے۔ اور وہاں ابھی تک وہی فرقے زندہ ہیں اسلام کا نام لیوا کوئی نہیں۔ اگر ہے بھی تو یوں کہ حنفی مسلمان، شافعی مسلمان، مالکی مسلمان، حنبلی مسلمان، شیعہ مسلمان وغیرہ وغیرہ۔" (الاعتصام مذکورہ صفحہ ۵، ۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مغربی افریقہ کے آخری ایام میں

اہلِ ربوہ کا عالمِ انتظار

بے کیف گلستاں میں بادِ بہار ہے
خاموش عندلیب ہے، گُل بیقرار ہے
اے باغبان سارا چمن دلفگار ہے۔ اب آ بھی جائیے کہ ہمیں انتظار ہے

ہر صبح بیقرار ہے ہر شام بیقرار
انصار بیقرار ہیں خدّام بیقرار
اہلِ چمن کا دردِ نہاں آشکار ہے۔ اب آ بھی جائیے کہ ہمیں انتظار ہے

گو وجہِ انبساط ہے آپ کے "سلام"
لیکن کجا جمال کجا نامہ و پیام
حد ہو گئی ہے صبر کی دل بیقرار ہے۔ اب آ بھی جائیے کہ ہمیں انتظار ہے

ربوہ کے ذرّے ذرّے کو دیدار کی طلب
تیرے فدائیوں کو تیرے پیار کی طلب
سرمایۂ حیات یہی تیرا پیار ہے۔ اب آ بھی جائیے کہ ہمیں انتظار ہے

فتح و ظفر کا ہاتھ میں پرچم لئے ہوئے
جلوہ فروز آپ ہوں جلدی خدا کرے
شبّیر کی دعا یہی لیل و نہار ہے۔ اب آ بھی جائیے کہ ہمیں انتظار ہے

خاکسار
شبّیر احمد
محتاجِ دُعا

سپین میں تبلیغِ اسلام

مختلف احباب سے ملاقاتیں اور اسلامی لٹریچر کی تقسیم

(مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر۔ مبلّغ سپین)

ملاقاتیں

D. Juan Bereyto پریذیڈنٹ کونسل آف پریس سابق ڈائریکٹر جنرل آف پریس کے گھر ملاقات کے لئے گیا اور انہیں اسلام کی تبلیغ کی۔ ان کو اکثر لٹریچر بھجواتا رہتا ہوں۔ مزید کتب سلسلہ بطور تحفہ پیش کیں۔ اسلام کی صداقت کے وہ دل سے قائل ہیں لیکن جرأتِ ایمان نہیں رکھتے۔ ابتداء میں ان کی مدد سے ہی "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کتب کے شائع کرنے کی اجازت حاصل کی گئی تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پڑھا لکھا ہسپانوی اس کتاب میں بیان کردہ حقائق و معارف کی صداقت کا اعتراف کرتا ہے اور اسلام کی روحانی تعلیم کی برتری کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

D. Felipe XIMENEZ SH DIDOVAL نے تھوڑا عرصہ ہوا ہماری جماعت کے متعلق ڈیلی اخبار ARRIBA میں نہایت اچھا مضمون شائع کیا ہے۔ ان سے ملاقات کی۔ انہیں مزید سلسلہ کی کتب بطور تحفہ دیں اور اسلام کی تبلیغ کی۔ یہ صاحب ریٹائرڈ ڈپلومیٹ ہیں اور ہمارے مشن سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سعید روحوں کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لفٹیننٹ جنرل SR CONDE CASA LoJA کو قرآن کریم انگریزی کا تحفہ دیا گیا۔ صاحب موصوف کی طرف سے شکریہ کا خط موصول ہوا۔ جنرل موصوف جنرل فرانکو کے سول سیکرٹری ہیں۔

پاکستان نیشنل ڈے پر متعدد ہسپانوی احباب سے ملاقات

پاکستان ڈے کے موقع پر بھی تبلیغ اسلام کرنے کا موقع ملا۔ ایک ہسپانوی ایڈمرل نے اسلام کی تبلیغ کو توجہ سے سنا۔ پوپ کے نمائندہ، ڈنمارک، جرمنی اور فرانس کے نمائندوں کو تبلیغ کی۔ لیبیا اور عراق کے سفراء سے بھی تعارف حاصل ہوا۔ بعض نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں سے گفتگو ہوئی۔ ڈنمارک کے نمائندہ نے اسلامی اصولوں کے متعلق وضاحت چاہی خود ہی کہنے لگے کہ سکنڈے نیوین ملکوں میں دولت کی کمی نہیں مگر ہم لوگ دلی اطمینانِ قلب سے محروم ہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ حقیقی اطمینانِ قلب محض تعلق باللہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہی انسان کو حقیقی دلی سکون عطا کر سکتا ہے۔

مکرم ابراہیم عمر اور خلیل ابراہیم الحوبانی (جو فلسطینی مسلمان ہیں) کے متعدد خطوط مل چکے ہیں۔ جن میں وہ احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں سلسلہ کی کتب بھجوا دی گئیں اور سوالات کا تسلی بخش جواب بھی دیدیا گیا۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کی ہدایت سے منور کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

صحراء ہسپانوی مقبوضہ افریقہ کے دو مسلمان احباب کی طرف سے سلسلہ کی کتب کا مطالعہ۔

صحراء (ہسپانوی مقبوضہ افریقہ) کے دو مسلمان دوستوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کیا ہے۔ ہر دو کو کتب بھجوا دی گئی ہیں۔ ایک ان میں سے میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔

ترسیل لٹریچر

ہزایکسی لنسی جنرل فرانکو اور اُن کی کونسل کے تمام وزراء کو کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا "پیغام امن اور ایک حرف انتباہ" بھجوایا۔ ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کا اقتصادی نظام پہلے بھجوا چکا ہوں۔ لیبر یونین کے وزیر D. Emigne Garcis Ramal ان کتب کے متعلق لکھتے ہیں

"میں خط کا جواب دیر سے دے رہا ہوں۔ کیونکہ نیا چارج لینے کی وجہ سے بیحد مصروفیت رہی ہے لیکن یہ کتب پڑھنے کا بے حد اشتیاق تھا۔ کچھ دن ہوئے میں نے کتب پڑھ لی ہیں۔ میں آپکو دلی یقین دلاتا ہوں کہ یہ کتب علوم روحانی کا خزانہ ہیں اور انتہائی دلچسپ ہیں۔ آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا دلی دوست"

دستخط

ان کے علاوہ ۱۷ اسر کردہ احباب کو کتب بھجوائی گئیں۔ فرانس کے پریذیڈنٹ ہز ایکسی لنسی Georges Pompido کو بھی فرنچ زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان کی طرف سے بھی شکریہ کا خط ملا ہے۔ سپین کے مختلف صوبہ جات کے گورنرز کو بھی لٹریچر بھجوایا گیا۔

سنڈے مارکیٹ میں تبلیغ

حسب معمول سنڈے مارکیٹ میں تبلیغ کا موقع ملتا ہے۔ چار پانچ نئے احباب اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کا اقتصادی نظام لے جاتے ہیں اور بعض ان میں سے شام کو مشن ہاؤس میں بھی آتے ہیں۔ عرب ممالک کے طلباء کو بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔

مشن ہاؤس میں اجلاس

ہر اتوار چھ بجے شام کے بعد مشن ہاؤس میں ملاقاتیوں کے لئے وقت مقرر ہے۔ مکرم عبد الرحمان صاحب، مکرمہ منصورہ عائشہ بشیر احمد صاحب Requena، احمد ع۔ش (مغربی)، ہمارے شامی احمدی بھائی نصر اللہ، اور نزار انصاری صاحب اکثر تشریف لاتے رہے۔

نئے آنے والوں کی خاطر احمدیت کی تعلیم کا خلاصہ۔ وفات مسیح۔ تردید کفارہ و الوہیت مسیح وغیرہ مسائل پر لیکچر دیا۔ اور بعد میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا ہے سوال جواب کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔

عربی ممالک سے بھی طلباء تحقیق حق کی غرض سے آئے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلد سعید روحوں کو احمدیت میں شامل کرے۔ تا یہ ملک بھی آسمانی برکات اور رحمتوں سے حصہ لے۔ اور دنیا پر آنے والے سخت مصائب اور دکھوں سے اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آ جائے۔ آمین اللّٰھم آمین

کرم الٰہی ظفر
انچارج سپین احمدیہ مشن

اک روشنی سی آج ہر اک رہگزر میں ہے

اک روشنی سی آج ہر اک رہگزر میں ہے
کوئی حسین راہرو شاید سفر میں ہے

یُوں تو نگاہِ اوّلیں کچھ کم نہ تھی ندیم
لیکن وہ کیف، ہائے جو بارِ دگر میں ہے

کیا جانچتا پھرے ہے شجرہائے راہ کو
پہچاننے کی چیز تو ان کے ثمر میں ہے

صدیاں گزر گئیں کہ زمانہ نہ کہہ سکا
وہ بات جو ترے سخنِ مختصر میں ہے

منظور جان جائیں گے وہ دل کی راہ سے
پیغام ان کے واسطے جو چشمِ تر میں ہے

(منظور احمد ڈھاکہ)

قیامِ خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پیشگوئی

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے" (الوصیّة)

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دسمبر ۱۹۰۵ء میں متواتر اس مفہوم کے الہامات ہوئے جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب آپؑ کی وفات قریب ہے۔ چنانچہ حضورؑ کو الہاماً بتلایا گیا:۔

ا۔ قَرُبَ اَجَلُكَ المقدّر ولا نبقی لك من المخزیات ذکراً۔ تیری مقررہ اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے لئے ایسی باتوں کا نام و نشان بھی نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا باعث ہو۔

ب۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ منك۔ تو اس حالت میں وفات پائے گا کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں گا۔

ج۔ جَاءَ وقتُكَ ونبقی لك الآیات بیّنات۔ تیرا وقت (وفات) آگیا ہے اور ہم روشن نشانات تیری صداقت کے لئے باقی رکھیں گے۔

اِن اور دوسرے اس قسم کے الہامات کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو "الوصیّة" نامی رسالہ تحریر فرمایا۔ اس رسالہ کی اہمیت لفظ الوصیت سے ہی عیاں ہے۔ عربی زبان میں اس کے معانی میں تاکید، وجوب اور لزوم کے معنے پائے جاتے ہیں۔ اس رسالہ کے تحریر کرنے کی بنیادی وجہ حضورؑ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اما بعد چونکہ خدائے عزّ و جلّ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔"

اس مہتم بالشان رسالہ میں جہاں عظمتِ احمدیت اور حقانیت معلوم ہوتی ہے وہاں اس میں جماعت کے ہر فرد کو تقویٰ، توحید، تعلق باللہ اور اخلاقِ فاضلہ، باہمی اتحاد و محبت کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے مالی منصوبہ بندی کی عظیم اور محکم و مستقل بنیاد رکھدی گئی ہے اور جماعت کی قیادت کے لئے نظامِ خلافت کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کے ذریعہ سے افرادِ جماعت کو غلبۂ اسلام کے لئے حصہ لینے کی خاطر ایک سلک میں پرو دیا گیا ہے۔ چنانچہ نظام خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

الفاظ بالا میں کس قدر شوکت اور حقانیت ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت پر ایمان و یقین ہے۔ حضور نے قدرتِ ثانیہ کو نظام خلافت سے تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر بالاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے جبکہ آپؓ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدی حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ اوّل منتخب ہو گئے۔ آپؓ حضورؑ کے ایسے عاشقِ صادق تھے کہ حضور نے فرمایا:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امّت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی عظمت اور قابلیت کا سکہ سب تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ اخبار زمیندار نے آپؓ کے متعلق لکھا:۔

"اگر مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نورالدین کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحرِ علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے۔"

(زمیندار ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ)

حضرت مولوی صاحبؓ کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ہوئے جن کو خدا تعالیٰ کی وحی میں عظیم صفاتِ حسنہ اور القاب عالیہ سے نوازا گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا:۔

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضورؓ کے کارہائے نمایاں، خدماتِ جلیلہ اور اخلاقِ عالیہ عین اس پیشگوئی کے مطابق تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس پیشگوئی کے مظہرِ ثالث اور جماعت کے امام منتخب ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نافلۃ لك کے مصداق ہیں اور حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کہ "مسیح کا تخت اس کے پوتے کو ورثہ میں ملے گا" کے عین مطابق ہیں۔

اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی نظامِ خلافت کے متعلق پوری ہو رہی ہے اور اس مبارک نظام کے ذریعہ اسلام کو قوت اور شوکت حاصل ہو رہی ہے۔

(۲)

خلافت کی اہمیت، برکت، ضرورت اور افادیت اس امر سے ہی عیاں ہے کہ مسلمانوں کا فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ اس کی ضرورت شدّت سے محسوس کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کے لئے آواز بلند ہوتی رہتی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"پھر جس طرح شخصی اور اعتقادی و عملی زندگی کے لئے مراکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملّی زندگی کے بقاء کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ لہذا وہ مرکز بھی قرار دیدیا گیا۔ تمام اُمّت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اس کی معیت، اس کی رفاقت، اس کی اطاعت، اس کی حرکت پر حرکت، اس کے سکون پر سکون، اس کی طلب پر لبیک، اس کی دعوت پر انفاقِ جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں آ نہیں سکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے۔"

(مسئلہ خلافت)

ہمیں خدا تعالیٰ کے حضور شکرگزار ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك ٭

درخواست دُعا

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کے کئی ممبر ایف۔ اے، ایف۔ ایس سی کے امتحانات دے رہے ہیں۔ احباب کرام ان سب کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔
(نور الحق جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور)

زمیندار اصحاب لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد)

اسلامی حکومت یا حنفی ریاست؟

(منقول از ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۵ مئی ۱۹۷۰ء)

نوٹ:۔ اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر اداریہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی نے صدر یحییٰ کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ:۔

"ملک کے اکثریتی فرقہ احناف کی فقہ حنفی کی روشنی میں ایک مسودہ اردو زبان میں تیار کر کے اور پھر دوسرے فرقوں کے مسلمہ رہنماؤں کے پاس بھیجے۔ انہیں فقہ حنفی کی جس دفعہ سے اختلاف ہو وہ اپنے فرقہ کی تحقیق کی روشنی میں ایک ایک ذیلی دفعہ بنا دیں۔ اسی طرح چند ذیلی دفعات کی ترتیب عمل میں آجائیگی اور دوسرے اقلیتی فرقوں کے تنازعوں اور مسائل کا فیصلہ اسی دفعہ کی روشنی میں ہوگا۔"

(روزنامہ امروز ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء)

خیر القرون کے مبارک عہد میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اسلامی دستور کی بنیاد کسی غیر نبی کے افکار اور نظریات پر رکھی گئی ہو۔ کیونکہ امت کی تشکیل ہمیشہ نبی کے متعلق سے ہوتی ہے اس لئے "امت" کی اسلامی ریاست کی اساس بھی ہمیشہ افکار نبی پر قائم ہوتی ہے اور اب بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے

اسلامی ریاست میں پرسنل لاء کی گنجائش غیر مسلم اقوام کے لئے تو ممکن ہوتی ہے۔ لیکن اسلامی ریاست میں اس کی گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کرنا بہت بڑی اسلام نافہمی کی دلیل ہے مسلمانوں میں "اقلیت" ہمیشہ غیر مسلم شمار ہوتے ہیں اور غیر مسلم اقوام میں "اقلیت" ہمیشہ مسلم تصور کیا جاتا ہے مسلمانوں میں مسلمانوں کی اقلیت کا تصور صرف مفتی صاحب موصوف کی نئی دریافت ہے۔ بہر حال مفتی صاحب موصوف نے جو تجویز پیش کی ہے وہ اسلامی ریاست کو حنفی ریاست بنانے کی دانستہ یا نادانستہ ایک ناکام کوشش ہے۔ ہم نے پاکستان کے لئے صرف اسلئے قربانیاں دی تھیں کہ یہاں پر قرآن و حدیث کا اقتدار قائم ہوگا۔ اگر اس کے بجائے کسی غیر نبی کے افکار پر مبنی دستور حکومت مقصود ہوتا تو اتنی قربانیاں قطعاً کوئی نہ دیتا اور نہ ہی ہمیں یہ مطلوب ہے اول اور آخر ہمیں وہ دستور چاہیئے۔ جو براہ راست قرآن و حدیث کی تصریحات پر مبنی ہو۔

اسلامی دستور کی تدوین میں کچھ مسلمانوں کے لئے الگ "ذیلی دفعات" کی تجویز ملت اسلامیہ کے "کلمۂ جامعہ" کے لئے حد درجہ نقصان دہ ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی ریاست کے دستور میں مذکورہ "ذیلی دفعات" کو تسلیم کر لینے کے یہ معنے ہوں گے کہ اسلامی حکومت مسلمانوں کے اندر فرقہ بندی کو بنظر استحسان دیکھتی ہے۔ اور دستوری زبان میں اس کی درازیٔ عمر کے لئے دعاگو ہے اگر ایک اسلامی ریاست سے اس افتراق کی حوصلہ افزائی کی توقع کی جاسکتی ہے تو ہمارے نزدیک وہ اسلامی حکومت نہیں ہو سکتی۔ فرقوں کے جذبات کے احترام کا تو ڈھنڈورا پیٹا جائے لیکن خود اسلام اور اس کے کلمۂ جامعہ کی پرواہ نہ کی جائے ایک بدخواہ کے لئے تو ایسا کرنا ممکن ہے لیکن اسلامی ریاست سے اس قسم کی بدگمانی کے لئے اس کا قطعاً کوئی جواز نہیں

ملت اسلامیہ میں اہل علم کا جو اختلاف رائے ہوتا ہے۔ اس کی حیثیت بالکل شخصی ہوتی ہے۔ اختلافات کی ایسی تشکیل کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مختلف فرقے اور حلقے قائم ہو جائیں۔ ہمارے نزدیک افتراق کی یہ وہ مذموم شکل ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو خبردار کیا تھا۔

امت اسلامیہ میں یہ اختلاف رائے کا شخصی حدود سے نکل کر فرقہ وارانہ حلقوں کو تشکیل دینا اور پھر اس کو زندہ رکھنے کے لئے ایسا اصرار کرنا کہ پوری امت افتراق اور تشتت کی نذر ہو جائے ایک ایسی بدعت سیئہ ہے جس نے نہ صرف وحدت ملت کی روح کو مسمار کیا ہے۔ بلکہ فرقہ وارانہ اغراض کی تکمیل ہے ان کو خود قرآن حدیث، اسلام اور نام نبی کے غلط استعمال کا سلیقہ بھی بخشا ہے۔ شخصی اختلافات میں وہ اختلاف بے ساختہ "ہوتا ہے۔ اسلئے وہ اپنے تشخص کی سلامتی کے لئے جتنا اور جیسا کچھ اصرار کرتے ہیں اس سے ملی یکجہتی پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

اہل حدیث کے نزدیک مختلف فرقوں میں ملت اسلامیہ کی تقسیم شرعاً ناجائز ہے۔ یہ ملت ایک اکائی ہے۔ جو مختلف اکائیوں میں تبدیل ہو جائے تو وہ اپنا تشخص کھو دیتی ہے۔ اس لئے جو لوگ فرقہ وارانہ تشخص کے لئے ناحق اصرار کر رہے ہیں وہ ملت کی عافیتوں کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

ہمارے نزدیک دستور اسلامی کی تدوین میں فرقہ وارانہ افکار کو اساس قرار دینا اسلامی دستور کی ایک گمراہ کن اور غیر علمی تعبیر ہے جس کی ایک ماحذ ابند اور ملت اسلامیہ کے ایک بہی خواہ سے توقع نہیں کی جاسکتی۔

ملک کے لئے اسلامی دستور کی تدوین سے غرض ہی یہ ہے کہ مسلمان ایک کلمۂ جامعہ کے تحت رہیں۔ اگر آپ خود ہی تفریق کے لئے کئی شقیں پیدا کر دیتے ہیں تو پھر اسلامی دستور سے کیا فائدہ

آج سے بہت پہلے ہم ان فرقہ وارانہ حکومتوں اور ان کے دساتیر کا تجربہ کر چکے ہیں۔ اب اس کے تجربہ کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا جہاں جہاں مختلف علاقوں میں مختلف فرقوں کے شخصی دستور نافذ رہے ہیں وہاں وہاں اسلام کے بجائے ان کا ہی بول بالا ہوا ہے اور وہاں ابھی تک وہی فرقے زندہ ہیں۔ اسلام کا نام لیوا کوئی نہیں اگر ہے بھی تو یوں کہ حنفی مسلمان شافعی مسلمان۔ مالکی مسلمان۔ حنبلی مسلمان یا شیعہ مسلمان وغیرہ وغیرہ۔

اسلامی حکومت کے بجائے جب سے فرقوں کی حکومتیں قائم ہوئی ہیں اس تاریخ سے لے کر اب تک ملت اسلامیہ نے کوئی ترقی نہیں کی اجتماعی کی ہے۔ ترقی معکوس کی ہے پھیلی نہیں۔ سمٹی ہے۔ نیک نام نہیں ہوئی بدنام ہوئی ہے۔ کیونکہ شخصی افکار میں بڑی بڑی خامیاں ہوتی ہیں۔ جن کو فرقہ بندی کے چسکے نے حرز جان بنا رکھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی ان کمزوریوں کی وجہ سے مفت میں اسلام بدنام ہوگیا۔ حالانکہ قصور لوگوں کا تھا اسلام کا نہیں تھا۔

ہماری دردمندانہ گذارش ہے کہ جب خالص دستور اسلامی مرتب ہونے کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں اس وقت اپنی اپنی ڈفلی بجا کر اسلام کے مستقبل کو نقصان پہنچانے سے پرہیز کیا جائے ملک میں اسلام کے نام پر مسلمان اکٹھے ہو جائیں گے۔ لیکن کسی واحد فرقہ کے نظام حکومت کے گرد ان سب کا جمع ہونا دشوار اور محال ہے اسلئے ایسے حالات نہ پیدا کریں کہ ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کو نقصان پہنچے۔ اور پھر ہم اپنے گرد ہی تعصبات کی بھٹی میں جل کر بھسم ہو جائیں اور لادینی طاقتیں غیر اسلامی نظام حکومت پر مجتمع ہو کر ہم پر مسلط ہو جائیں۔

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل ربیع یعنی ہاڑی کی برداشت شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں برکت ڈالے اور مالی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ سے ایسے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کیلئے) دیا کریں۔

(۲) مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں

مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کیلئے

صدقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کے بابرکت ہونے اور نہایت کامیابی کے ساتھ بخیریت واپسی کے لئے احمدی جماعتیں بکثرت اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا اہتمام کر رہی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش ذیل میں صرف ان جماعتوں کے نام دئے جاتے ہیں۔ جہاں سے اجتماعی دعاؤں اور صدقات کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

محمود آباد اسٹیٹ سندھ۔ سرگودھا چھاؤنی۔ نوکوٹ (سندھ) میرا مجھڑ کا (آزاد کشمیر) کراچی۔ راولپنڈی۔ کوہاٹ۔

جائزہ کارکردگی مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ

سہ ماہی دوم

مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ کی کارکردگی دوران سہ ماہی دوم سال رواں کے موازنہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق مجلس ہوسٹل جامعہ احمدیہ اوّل اور مجلس فیکٹری ایریا دوم قرار پائی ہے۔ نیز کمیٹی نے مجلس دارالعلوم شرقی اور دارالنصر وسطی کو حوصلہ افزائی کا انعام دئے جانے کی سفارش کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ ان مجالس کو بیش از پیش خدمات کی توفیق ملتی رہے۔

(قائمقام مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ مصنوعی ٹانگ پر شوکر لگ گئی تھی۔ لیکن ابھی تک زیادہ چل پھر نہیں سکتے۔ کیونکہ جلدی تھکاوٹ اور جلن کی تکلیف ہو جاتی ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق اپنے دست شفا سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری)

ٹنڈر مطلوب ہے

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے کرسیاں تیار کروانی ہیں۔ کرسی کے لئے خشک سیاہ اور بے داغ شیشم کی لکڑی لگوانی مطلوب ہے۔ ۱۰ جون تک ٹنڈر بنام مینیجر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول کے پاس پہنچ جانے چاہئیں۔

پیمائش کرسی حسب ذیل ہوگی

عرض	= ۲۱½ انچ	ایک بازو دو فٹ لمبا آگے سے ۸½ انچ	
اونچائی	= ۱۸ ″	عرضی گولائی۔	
سیٹ لکڑی شیشم		اگلا پایا	= ۲½ انچ
پشت گول لکڑی شیشم		پچھلا پایا	= ۱½ ″

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت: میری والدہ ماجدہ سیدہ امیر بی بی صاحبہ گذشتہ جمعہ کے روز بعد از دوپہر اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جاملی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صرف تین روز بیمار رہیں۔ ان پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو (جو موصیہ تھیں) جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ (سید فریاد احمد شین محلہ جہلم)

اگرونائیٹ کیمیاوی کھاد استعمال کیجئے

مشکل کا حل اور محنت کا پھل حاصل کیجئے

مشکلات کا حل دریافت کئے بغیر محنت کا پھل نہیں ملتا۔

اگرونائیٹ (گوارا کھاد)

گندم، کپاس اور گنے کی فصلوں سے متعلق مشکلات کا حل تلاش کرنے اور محنت کا پھل حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔

نیچرل گیس کھاد فیکٹری۔ ملتان

PRESTIGE WPIDC 72/2.70

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

بیسیوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جو عرصہ دراز سے استعمال میں ہے۔ آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور صفائی اور جملہ بیماریوں کیلئے بہت مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۳

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۸۲

میں میاں عبد المجید خان صاحب ولد میاں محمد یونس خانصاحب کاکاخیل پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے ۷۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

العبد :۔ کیپٹن میاں عبد المجید خان

گواہ شد :۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ بہاولپور۔ گواہ شد :۔ نذیر احمد

مسل نمبر ۲۰۰۸۳

میں ڈاکٹر خلیل الرحمان ولد شیخ عبد الرحمن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳ نشتر اسٹیٹ ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۵/۴۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ ڈاکٹر خلیل الرحمان اسسٹنٹ ریڈیو تھیراپسٹ ۲۳ نشتر اسٹیٹ ملتان شہر

گواہ شد :۔ عبد الرزاق سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان شہر۔

گواہ شد :۔ رشید احمد خالد امیر جماعت احمدیہ ملتان۔

مسل نمبر ۲۰۰۸۴

میں حمید اللہ خادم ولد چوہدری محمد اللہ دتہ صاحب قوم ملہی جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن دار النصر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۲۱۸/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ حمید اللہ خادم دار النصر غربی ربوہ حال ۲۶/۱۹ کلوریاں سٹریٹ میانوالی۔

گواہ شد :۔ عبد العزیز شاہد مربی سلسلہ احمدیہ میانوالی شہر۔

گواہ شد :۔ احمد شفیع قریشی میانوالی شہر

مسل نمبر ۲۰۰۸۵

میں مشتاق احمد ولد میر قاسم علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت ریٹائرڈ عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی ساکن گلبرگ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک مکان رہائشی واقع ۸/۲۳ ایم (۲) گلبرگ III لاہور ۶۰۰۰۰/-

۲۔ ایک کاٹیج واقع فیزگلی ایبٹ آباد ۲۲۰۰۰

۳۔ زمین سکنی دو کنال دار الصدر غربی ربوہ

۴۔ زرعی اراضی واقع غلام محمد بیراج ۴۰۰۰/- ۱۰ ایکڑ فی ایکڑ ۲۵۰/- روپے۔ تیس ایکڑ کا ابھی قبضہ دیا گیا ہے۔ اور پہلی قسط ۱۰۰۰/- روپے ادا کی ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- ماہوار پنشن آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ مشتاق احمد ولد میر قاسم علی صاحب لاہور

گواہ شد :۔ غلام مرتضیٰ ایڈووکیٹ وکیل القانون ربوہ۔

گواہ شد :۔ میاں عبد الرحیم احمد وکیل الدیوان ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۸۶

میں چوہدری شادی خان ولد چوہدری عدالت خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن ۱۲-L/۱۱۳ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

تفصیل اراضی ۳۲ ایکڑ ۶ کنال اندازاً قیمت ۱۳۱۰۰/- روپیہ اس میں سے ۴ ایکڑ زمین رہن ہے جو ۲۵۰۰/- روپے میں رہن ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ شادی خان

گواہ شد :۔ چوہدری نذیر احمد باجوہ امیر ضلع ساہیوال۔ گواہ شد :۔ لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی امۃ الحی کوثر سخت بیمار ہے علاج برابر ہو رہا ہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (ملک منظر احمد طاہر)

۲۔ میرے والد محترم عبد الرحمان صاحب جو ڈنیٹل ہسپتال لاہور میں ملازم ہیں کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ (سلطان احمد ۵/۶ کریم پارک لاہور)

۳۔ مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر ۱۲ شمالی ضلع سرگودہا بیمار ہیں اپنی بیماری سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

۴۔ میرے شوہر محمد اسحق صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ دیوٹ پریس منٹگمری روڈ بھی تک بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ اور تمام بھائی بہنوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ محمد اسحق منٹگمری روڈ)

۵۔ بندہ کی اہلیہ عرصہ سے لبار ضہ پیچش اور اسہال بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرحمٰن عزیز پاکپتن)

پتہ درکار ہے

۱۔ محمد یوسف صاحب ابن محمد سلیمان صاحب موصی نمبر ۱۶۶۹۲ نے مورخہ ۶۱/۱۲/۲ کو چک ۹۲ T.D.A ضلع مظفر گڑھ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد دفتر ہذا کو ان کے پتہ کا علم نہیں ہو سکا۔

۲۔ عبد المنان صاحب خالد ابن میاں امام الدین صاحب نے موصی نمبر ۱۶۶۹۸ نے مورخہ ۶۲/۲/۱۲ کو کراچی سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد ان کے پتہ کا علم نہیں ہو سکا

۳۔ ملک نیاز احمد صاحب موصی نمبر ۱۶۶۳۱ ابن ملک الٰہی بخش صاحب نے مورخہ ۶۲/۹/۱۲ کو کراچی سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد ان کا پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر موصی مذکور خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

حضرت ابراہیمؑ کا اپنے مشرک چچا کیلئے مغفرت کی دُعا مانگنے کی وجہ؟

جب آپ پر چچا کا دشمنِ توحید ہونا کھُل گیا تو آپ نے اس سے اپنی براءت کا اظہار کر دیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت ابراہیمؑ پھر فرماتے ہیں وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ۔ اے خدا! تو میرے باپ کو بھی معاف کر دے کیونکہ وہ ہدایت اور راستی کے طریق سے منحرف ہو جانے والے لوگوں میں سے تھا۔ اِس جگہ اَب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مگر اس سے مراد ان کا چچا ہے جو بُت پرست تھا۔ کیونکہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے اور انہیں ان کے چچا نے پالا تھا۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش بھی آپؐ کے والدین کی وفات کی وجہ سے آپؐ کے چچا حضرت ابوطالب نے کی تھی جو بُت پرست تھے اور اَب کے لفظ کا چچا کے معنوں میں استعمال قرآنی محاورہ سے ثابت ہے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت جب اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ بتاؤ تم میرے مرنے کے بعد کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے جواب دیا کہ نَعۡبُدُ اِلٰـہَکَ وَاِلٰـہَ اٰبَآئِکَ اِبۡرٰہٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ اِلٰـہًا وَّاحِدًا (البقرہ ع ۱۶) ہم اسی خدائے واحد کی پرستش کریں گے جس کی آپ بھی عبادت کرتے رہے ہیں اور آپ کے آباء حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ بھی عبادت کرتے رہے ہیں۔ اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی جو حضرت یعقوبؑ کے دادا تھے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بھی جو آپ کے چچا تھے اَب قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح اِس آیت میں گو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ مگر مراد ان کا چچا ہی ہے جو بُت پرستی پر قائم رہا تھا۔ یہ دعا جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس لئے کی تھی کہ جب انکے چچا نے انہیں دھمکی دی کہ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہِ لَاَرۡجُمَنَّکَ وَاہۡجُرۡنِیۡ مَلِیًّا (مریم ع ۳) اے ابراہیم! اگر تو بُتوں کی مذمت سے باز نہیں رہے گا تو میں تجھے سنگسار کر دونگا اگر تو اپنی جان بچانا چاہتا ہے تو کچھ دیر کے لئے میری نظروں سے اوجھل ہو جا تاکہ میں غصہ میں کچھ کر نہ بیٹھوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ سَلٰمٌ عَلَیۡکَ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَکَ رَبِّیۡ اِنَّہٗ کَانَ بِیۡ حَفِیًّا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے گو آپ اتنی سختی سے کام لے رہے ہیں لیکن پھر بھی میں آپ کے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا کیونکہ وہ مجھ پر بہت ہی مہربان ہے۔ پس چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں گے اس لئے انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ۔ اے میرے خدا! میرے چچا کے گناہ کو معاف فرما دیں۔ وہ یقیناً گناہ گاروں میں سے تھا مگر قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ حقیقت کھُل گئی کہ ان کا چچا توحید کا دشمن ہے تو انہوں نے اس سے اپنی براءت کا اظہار کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ یَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ وَلَوۡ کَانُوۡۤا اُولِیۡ قُرۡبٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ۝ وَمَا کَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰہِیۡمَ لِاَبِیۡہِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَۃٍ وَّعَدَہَاۤ اِیَّاہُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗۤ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنۡہُ ؕ اِنَّ اِبۡرٰہِیۡمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیۡمٌ ۝ (توبہ ع ۱۴) یعنی نبی اور ایمان لانیوالوں کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کریں خواہ وہ انکے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ یہ امر ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ توحید کا انکار کرنیکی وجہ سے دوزخی بن چکے ہیں۔۔۔ ہاں ابراہیمؑ کا اپنے چچا کے لئے استغفار صرف اس وجہ سے تھا کہ اس نے اپنے چچا سے ایک وعدہ کیا تھا مگر جب اس پر یہ امر کھُل گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے کُلّی طور پر بیزار ہو گیا۔ ابراہیمؑ یقیناً بڑا ہی دردمند دل رکھنے والا اور بردبار انسان تھا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء ص ۳۸۵، ۳۸۶)

محترم کپتان ڈاکٹر غلام محمد صاحب ساکنہ چک چھور ۱۱/۷ ضلع شیخوپورہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے لڑکے عزیز احسان الرحمٰن کے خسر محترم کپتان ڈاکٹر غلام محمد صاحب ساکنہ چک چھور ۱۱/۷ ضلع شیخوپورہ ۳ ماہ احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳ جون ۱۹۷۰ء کو مشن ہسپتال لائلپور میں بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا جنازہ ۴ ماہ احسان کو ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے اسی روز بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے کرائی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک میں ہی بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے بہت نیک صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ دو بیٹے چوہدری ناصر احمد صاحب سینئر اوورہالنگ انجینئر کراچی اور منصور احمد صاحب گوجرانوالہ تو پاکستان میں ہی ہیں تیسرے بیٹے منور احمد صاحب انگلستان میں مقیم ہیں۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم کپتان ڈاکٹر غلام محمد صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز ان کی اولاد علی الخصوص منور احمد صاحب حال مقیم انگلستان اور جملہ دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

علی اکبر نائب ناظر تعلیم
باب الابواب۔ ربوہ

ماہوار رپورٹ اور مثالی سال

شروع سال سے ہی اس خواہش کا بار بار اعادہ کیا جا رہا ہے کہ جملہ اراکین انصار اللہ اور عہدیداران کی یہ محبوب خواہش بن جائے کہ ماہوار رپورٹوں کی ترسیل کے لحاظ سے اس سال کو مثالی سال بنا دیا جائے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

امید ہے زعماء کرام انصار اللہ خصوصیت سے اس نیک خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی خواہش اور قدم ہے مگر نتیجہ کے لحاظ سے یہ بڑا ہی خوشکن قدم ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا موجب۔

(نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری بچی عزیزہ امۃ القیوم بعارضہ ٹائیفائڈ و سرسام شدید بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔

احبابِ جماعت دردِ دل سے عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار خواجہ عبدالرحمٰن
سابق مشین مین ضیاء الاسلام پریس
ربوہ